سب کو یہ مسلم ہے کہ معبود وہی ہے
کم ہیں جو سمجھتے ہیں کہ مقصود وہی ہے

تعلیم امام اعظمؒ

حضرت مولانا علامہ محمد ابو الخیر صاحب اسدیؒ

ادارۂ اسلامیہ
مخدوم رشید۔ ملتان

0301-7444110
Azhar.asdi@gmail.com

Idarahislamia.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

سمجھ میں مسئلۂ توحید آ تو سکتا ہے
ترے دماغ میں بُت خانہ ہو تو کیا کہیئے

تعلیم امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ

اس رسالے میں حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رح کا عقیدہ انکی اپنی روایت کردہ حدیثوں اور اقوال سے لکھا گیا ہے تاکہ آپ معلوم کرسکیں کہ اس دور میں خالص حنفی کون ہیں اور جعلی کون ہیں

علامہ شاہ مُحمّد ابوالخیر اسدی رح

ناشر

ادارۂ اسلامیہ
مخدوم رشید۔ مُلتان
0301-7444110
Azhar.asdi@gmail.com Idarahislamia.com

مُقَدَّمَہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی

اَمَّا بَعْدُ! حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا شرف اور مقام اہل بصیرت پر مخفی نہیں ہے۔ اسلامی دنیا کی اکثریت حضرت امام اعظمؒ کی مقلد ہے علماء سُو کا قاعدہ ہے کہ جس ہستی کا شرف اور مقام دنیا تسلیم کر لیتی ہے اس ہستی کے ساتھ اپنا انتساب ظاہر کر کے اپنے عقائد کی ترویج کرتے رہتے ہیں۔ اسی طرح اس دور میں بہت سے احناف نُما علماء پیدا ہو گئے ہیں جنہوں نے حنفیت جو دراصل حنفیت کی ترجمان تھی اس کی حقیقت کو مسخ کر دیا ہے اپنے جدید اختراعی نظریات کو جو اسلام کے باطل فرقوں سے اخذ کئے گئے ہیں انہیں عوام کے سامنے اپنی جعلی حنفیت کی آڑ میں اصلی حنفیت بنا کر پیش کر رہے ہیں۔ اب اس پر چند شواہد ملاحظہ فرمایئے:۔

علامہ شہرستانیؒ اپنی کتاب "الملل والنحل" میں فرماتے ہیں کہ: غُسان مُرجی جو فرقہ غسانیہ کا امام ہے حنفی بن کر اپنے عقیدۂ ارجاء کو امام ابو حنیفہؒ سے نقل کرتا تھا۔ اور امام اعظمؒ کو فرقہ مُرجیہ سے منسوب کرتا تھا۔

علامہ ابن حجر مکیؒ شارح مواقف سے نقل کرتے ہیں:۔

وهو افتراء علیہ قصدابہ غسان ترویج مذھبہ بنسبۃ الی ھذا الامام الجلیل	یہ امام اعظمؒ پر افتراء ہے۔ غسان کا مقصود اس سے یہ تھا کہ اپنے آپ کو اس امام جلیل کی طرف منسوب کر کے اپنے باطل مذہب کی ترویج کرے۔
(الرفع والتکمیل ص۲۴)	

اسی طرح فرقہ معتزلہ کے بعض علماء حنفی مسلک رکھتے تھے جیسے علامہ زمخشری جس کی تفسیر کشاف علمی دنیا میں ایک مشہور تفسیر شمار کی جاتی ہے۔ یہ ایک مشہور معتزلی عالم ہے لیکن مسلک میں حنفی تھا۔

فرقہ شیعہ جو اپنے فن میں خاص شہرت رکھتا ہے ان کے بعض علماء نے یہاں تک جرأت کی ہے کہ امام اعظمؒ کو شیعوں میں شمار کیا ہے۔ علامہ ذہبیؒ میزان میں لکھتے ہیں کہ ابوالفضل سلیمانی نے امام اعظمؒ کو شیعہ رجال میں شمار کیا ہے۔ (الرفع والتکمیل ص۲۵)

نور اللہ شوستری جو فرقہ شیعہ کا ایک بڑا مجتہد عالم ہو گذرا ہے اپنے آپ کو اہل سنت بنا کر اکبر اور جہانگیر کے دور میں قاضی القضاۃ بنا رہا۔ آخر اس کے ایک خاص مسئلہ کے ظہور پر اسے ہندوستان میں قتل کر دیا گیا۔ اس کا مفصل تذکرہ کتاب فیض الالٰہ فی ترجمہ نور اللہ مطبوعہ ایران میں پڑھیں۔

اسی شوستری نے یہاں تک جرأت کی ہے کہ بڑے بڑے اولیاء کرام کو اپنی کتاب مجالس المومنین میں شیعہ کے رجال میں درج کیا ہے تاکہ

عوام سمجھیں کہ جب ایسے اولیاء کرام شیعہ مذہب رکھتے تھے تو ہم کیوں نہ یہ مسلک اختیار کریں۔ یہ سب چالاکیاں اس لئے کی گئیں مسلمانوں کی اکثریت حنفی مسلک رکھتی ہے ہم ان کے مسلک میں داخل ہو کر اپنے باطل عقائد کو آسانی سے پھیلا سکیں۔ اب اس دور کا ایک کرشمہ ملاحظہ فرمائیں۔

جعلی حنفیت کا ایک کرشمہ

حضرت سیدنا ایوب علیہ السلام ایک شدید مرض میں مبتلا ہو گئے تھے۔ قرآن مجید میں ہے کہ انہوں نے رفع تکلیف کے لئے اپنے رب سے یوں دُعا کی:۔

رَبِّ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ہ	اے اللہ مجھے ایک سخت تکلیف پہنچ گئی ہے اور تو سب مہربانوں سے بڑا مہربان ہے۔

اب اگر آپ کو کوئی یوں کہہ دے کہ قرآن کی یہ بات سراسر غلط ہے بلکہ حضرت سیدنا ایوب علیہ السلام نے تو ایک اور مقدس ہستی کو جو آپ کے صدہا سال بعد پیدا ہونے والی تھی اس کو پکارا تھا۔ آپ اپنی عقل میں جھانک کر بتلا سکتے ہیں کہ اس کہنے والے انسان کو اسلام میں رہنے کی اجازت مل سکتی ہے؟ تمام مسلمانوں کی ضمیریں متفق ہو کر فتوے دیں گی کہ ہرگز نہیں۔

اب آپ ذرا اپنی غیرتِ عقیدت کو قابو میں کر لیں، میں آپ سے ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر کوئی ظالم انسان آپ کو یوں کہہ دے کہ یہ کہنے والے حضرت امام ابو حنیفہؒ ہیں تو کیا احناف کی دُنیا میں زلزلہ نہیں آجائے گا؟ المعاذ، المعاذ، المعاذ، پھر اگر اس ظالم کو عالم دین بھی سمجھا جائے تو دین پُرزے پُرزے نہیں ہو جائے گا؟ اب اس قیامت خیز ظلم کا ثبوت پڑھیئے۔ کسی غالی ملحد نے حضرت امام اعظمؒ کو بدنام کرنے کے لئے عربی میں ایک قصیدہ لکھا ہے جس کا نام قصیدۃ النعمان ہے یہ قصیدہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب کر کے آپؐ کی تعریف میں لکھا گیا ہے۔ ایک شعر میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں خطاب کرتا ہے۔ ؎

دعاك ایوب لضر مسه فازیل عنه الضر حین دعاك

(ترجمہ) یا رسول اللہ۔ صلی اللہ علیہ وسلم) جب حضرت ایوب علیہ السلام کو تکلیف پہنچی تھی تو انہوں نے رفع تکلیف کے لئے آپ کو پکارا تھا۔ آپ کو پکارتے ہی ان کی تکلیف دُور ہو گئی۔

اور قصیدہ کے اختتام میں لکھتا ہے ؎

انا طامع بالجود منك ولم یکن لابی حنیفة فی الانام سواك

(ترجمہ) میں آپ سے آپ کی کرم نوازیوں کی طمع رکھتا ہوں۔ کیوں کہ اس جہان میں ابو حنیفہؒ کے لئے آپ کے سوا کوئی نہیں۔

آپ کی عقل گوارا کر سکتی ہے کہ اس قصیدہ کے بنانے والے واقعی

امام اعظمؒ ہیں کیا وہ قرآنی آیت کی اس طرح تحریف کر سکتے ہیں۔ جس سے اسلام کی بنیاد ختم ہو جائے۔ اب اس دَور کے ایک حنفی عالم کی جرأت ملاحظہ فرمایئے کہ اپنی جعلی حنفیت کے ایک بنیادی عقیدے کو اس قصیدے سے امام اعظمؒ کا عقیدہ ثابت کر رہا ہے۔ مولوی محمد عمر اچھروی اپنی کتاب مقیاس حنفیت میں لکھتے ہیں :۔

قصیدۃ النعمان مصنفہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

واذا سمعت فعنك قولاً طيباً　　　واذا نظرت فما ارى الاك

حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں جب میں کوئی بات سنتا ہوں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو آپ کی ہی طرف سے کلام پاک سنائی دیتی ہے اور جب میں دیکھتا ہوں ہر سُو تو آپ کے سوا مجھے کچھ نظر نہیں آتا) آگے لکھتے ہیں۔

اے حنفی بننے کا دعویٰ کرنے والو! یہ ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان اور عقیدہ۔ اب فرمایئے کہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو بھی مشرک کہو گے۔ اس عقیدے کو سننے کے بعد اگر تم نے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے سانچے میں اپنے عقیدے کو نہ ڈھالا تو تم حنفیت کے مدعی جھوٹے ہو۔ یا امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا اتباع کر کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا حاضر و ناظر ہونا تسلیم کر لو (مقیاس حنفیت (ص ۲۸۵ مطبوعہ لاہور تیسرا ایڈیشن)

اب دیکھئے کتنی قیامت خیز جرأت ہے کہ ایسے عقیدے کو امام اعظمؒ کی طرف منسوب کرنا جسے ایک ادنیٰ مسلمان بھی گوارا نہیں کر سکتا اور پھر اپنے غلط عقیدے کو امام اعظمؒ کا عقیدہ بتلانا تاکہ عوام حنفی ایسا ثبوت دیکھ کر سمجھ لیں کہ جب ہمارا امام ایسا عقیدہ رکھتا تو ہم کیوں نہ ایسا عقیدہ رکھیں۔ اب آپ اس مسلک حنفیت پہ ماتم کریں کہ اس دور میں ایسے ظالم انسان دین کے عالم کہلاتے ہیں۔ اسلام کے عقائد تو اصولیات سے ہیں جس کی بنیادیں نصوص قطعیہ پہ رکھی گئی ہیں۔ لیکن ظلم دیکھو آج ان مسلّم اصولوں پہ معرکے قائم کئے جاتے ہیں۔ عقیدۂ توحید جو انسانی فطرت کی بنیادی اینٹ ہے اس پہ محاذ کھڑے کئے جاتے ہیں اور ایسی وحشی جنگیں لڑی جاتی ہیں جس میں مقام ربوبیّت پر تیر برسائے جاتے ہیں۔ ہماری اکثر آبادی حنفیّت کے دامن میں بستی ہے جنہوں نے اپنے اعمال و عقائد کی قیادت امام اعظمؒ کو دے رکھی ہے۔ یہ عاجز بھی اسی مسلک سے تعلق رکھتا ہے۔ اپنے حنفی بھائیوں کی خدمت میں حضرت امام اعظمؒ کے معتبر اقوال سے چند ایسے عقائد درج کرتا ہوں جن سے آج کل عوام کے قلوب مجروح کئے جا رہے ہیں۔ لکھنے سے مقصود یہی ہے کہ شاید کسی مجروح قلب پہ یہ مرہم کا کام دے سکیں اور میرے لئے نجاتِ اُخروی کا سبب بن جائے۔ اس رسالے میں مضامین کو بے ترتیب بکھیر دیا ہے کہ موسم خزاں میں بکھرے ہوئے پھول بھی بڑا زیب دیتے ہیں۔

علم غیب میں امام اعظمؒ کا عقیدہ

علامہ نسفیؒ تفسیر مدارک میں لکھتے ہیں حضرت امام اعظمؒ کے زمانے میں ایک دفعہ خلیفہ منصور نے خواب میں ملک الموت کی زیارت کی اور ان سے پوچھا کہ میرے مرنے میں کتنی مدت باقی ہے؟ ملک الموت نے پانچ انگلیوں کے ساتھ اشارہ کیا۔ خلیفہ منصور جب خواب سے بیدار ہوا۔ تو اس نے اس خواب کی تعبیر علماء تعبیر سے پُوچھی۔ کسی نے پانچ برس بتلائی اور کسی نے پانچ ماہ یا پانچ دن بتلائی آخر اس نے امام اعظمؒ سے پُوچھا کہ ان پانچ انگلیوں سے کتنی مدّت کی طرف اشارہ ہے۔

آپ نے فرمایا:۔

هو اشارة الى هذه الآية فان هذه العلوم الخمسة لا يعلمها الا الله ۔

یہ اُس آیت کی طرف اشارہ ہے جس میں ہے کہ ان پانچ چیزوں کا علم اللہ تعالےٰ کے سوا کسی مخلوق کو نہیں ہے۔

تفسیر مدارک ص ۲۱۹ ج ۳

وہ آیت یہ ہے:۔

إِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا

بے شک اللہ ہی کو قیامت کی خبر ہے اور وہی مینہ برساتا ہے اور وہی جانتا ہے جو کچھ رحم میں ہے

تَدْرِیْ نَفْسٌ مَّاذَا تَکْسِبُ غَدًا ؕ وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ؕ

اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کل کیا عمل کرے گا اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کس زمین میں مرے گا۔

سُبحان اللہ آپ نے کتنی بہترین تعبیر دی ہے۔ اس عقیدے کی تائید اب صحیح حدیث سے سنیئے جسے امام اعظمؒ اپنی سند کے ساتھ روایت کر رہے ہیں وہ **ایک** مشہور طویل حدیث ہے جس میں ذکر ہے کہ حضرت جبریل علیہ السّلام نے انسانی شکل میں حاضر ہو کر آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام کے بنیادی اُصول پُوچھے اس میں ایک یہ بھی سوال کیا:۔

اخبرنی عن الساعة متی ھی قال ما المسئول عنھا باعلم من السائل ولکن لھا اشراط فھی من الخمس التی استاثر اللہ بھا فقال ان اللہ عندہٗ علم الساعة وینزل الغیث ویعلم ما فی الارحام وما تدری نفس ماذا تکسب غدا وما تدری نفس بای ارض تموت ان اللہ

جبریلؑ نے عرض کیا مجھے قیامت کے بارے میں خبر دیجئے کہ وہ کب آئے گی؟ آپؐ نے فرمایا جس سے سوال کیا گیا ہے وہ اس بارے میں سائل سے زیادہ نہیں جانتا ہاں اس کی علامات بتلائی گئی ہیں اور یہ قیامت کا علم ان علوم میں سے ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کے لئے مخصوص کئے ہیں پھر آپؐ نے یہی آیت پڑھی جس کا ذکر اوپر گذر چکا ہے۔ جبریلؑ نے

علیم خبیر قال صدقت۔ کہا واقعی آپؐ سچ فرماتے ہیں۔

(جامع مسانید الامام الاعظمؒ مطبوعہ دکن ص۱۷۲ ج ا) (عقود الجواہر المنیفہ فی ادلۃ مذہب الامام ابی حنیفہ ص۱۹ ج ا)

ان دو عبارتوں سے چند فوائد حاصل ہوئے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل علیہ السلام کے جواب میں کہ قیامت کا علم اللہ تعالے کے سوا کسی کو نہیں ہے اس پر یہی آیت استشہاداً تلاوت فرمائی حضرت جبریلؑ نے آپؐ کا یہ جواب سن کر اس پر تصدیقاً صَدَقتَ کہا اس سے معلوم ہوا کہ حضرت جبریلؑ کا بھی علم غیب میں یہی عقیدہ ہے۔ خلیفہ منصور کے جواب میں حضرت عزرائیلؑ نے بھی باقی عمر بتانے میں اسی آیت کی طرف اشارہ کیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضرت عزرائیلؑ کا بھی یہی عقیدہ ہے پھر حضرت امام اعظمؒ کا خواب کی تعبیر میں اسی آیت سے تعبیر دینا دلالت کرتا ہے کہ علم غیب میں آپ کا بھی یہی عقیدہ ہے۔ حضرت امام اعظمؒ اس حدیث کے اخیر میں جس میں حضرت جبرئیلؑ کا سوال کرنا مذکور ہے یہ الفاظ نقل کرتے ہیں کہ جب حضرت جبرئیلؑ تمام سوال پوچھ کر چلے گئے تو آپؐ نے صحابہ کرامؓ سے فرمایا۔

هذا جبريل اتاكم يعلمكم معالم دينكم — یہ جبرئیلؑ تھے۔ اس لئے آئے تھے کہ سائل بن کر تمہیں دین کے اصول سمجھائے۔

دیکھئے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سوالوں کو دین کے اصول فرمایا۔ اس میں قیامت کے غیب کے بارے میں بھی سوال تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ علم غیب کا عقیدہ اسلام کے اصولوں میں سے ایک اہم اصول ہے۔ اور یہ حدیث صحت کے لحاظ سے ایسی معتبر ہے کہ صحاح ستہ کی پانچ کتابوں میں مذکور ہے۔

اسی طرح حضرت امام اعظمؒ اپنی سند کے ساتھ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا جو مُردہ قبر میں منکر نکیر کے سوال کا ٹھیک جواب نہیں دیتا تو اُسے اس شدت سے مارا جاتا ہے کہ :۔

یسمعہ کل شی الا الثقلین الانس والجن ۔	اس کے عذاب کو سوائے انسانوں اور جنوں کے ہر چیز سُنتی ہے۔

(جامع المسانید امام الاعظم مطبوعہ دکن ج ۱ ص ۱۸۹)

اب دیکھئے اولیاء کرام بھی انسانوں میں داخل ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ امام اعظمؒ کا عقیدہ ہے کہ اولیاء کرام بھی قبر کا عذاب نہیں سُن سکتے اب علم غیب میں صحابہ کرامؓ کا عقیدہ حضرت امام اعظمؒ کی صحیح حدیث سے سُنئے۔ حضرت امام اعظمؒ اپنی صحیح سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں :۔

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعلمنا الاستخارۃ	آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں استخارہ کی دعا اس طرح تعلیم فرماتے

فی الامور کما یعلمنا احدنا السورۃ من القرآن ۔ جس طرح ہم میں سے کسی کو قرآن مجید کی سورۃ تعلیم فرماتے تھے۔

دیکھئے استخارہ کی دعاء آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک کس قدر اہمیت رکھتی ہے۔ اس استخارہ کی دعا میں یہ الفاظ بھی ہیں فانک تعلم ولا اعلم وتقدر ولا اقدر وانت علام الغیوب۔ (ترجمہ) اے اللہ اس کام کے انجام کو صرف تو ہی جانتا ہے میں نہیں جانتا اور اس کے پورا ہونے پر تو ہی قدرت رکھتا ہے میں اس پر قدرت نہیں رکھتا تو ہی تمام غیبوں کا جاننے والا ہے۔ (عقود الجواہر المنیفہ فی ادلۃ مذاہب ابی حنیفہ ص۹۵ ج۱) اب دیکھئے یہی استخارہ کی دعاء حضرت ابوبکر صدیقؓ بھی پڑھتے تھے اور مشکل کاموں میں حضرت علیؓ بھی استخارہ کرتے تھے اس سے معلوم ہوا کہ تمام صحابہؓ کا عقیدہ یہی تھا کہ آئندہ امور کے نتائج سوائے اللہ تعالےٰ کے کوئی نہیں جانتا۔ اور یہی عقیدہ حضرت امام اعظمؒ کا ہے کہ اپنی صحیح سند سے اس حدیث کو روایت کر رہے ہیں۔

حضرت امام اعظمؒ کا قبروں کی امداد سے روکنا

کتاب الغرائب فی تحقیق المذاہب میں لکھا ہے کہ حضرت امام اعظمؒ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ صالحین کی قبروں پر جا کر ان سے خطاب اور کلام کرتا ہے اور ان سے کہتا ہے اے قبر والو! تمہیں کچھ خبر ہے کہ میں تمہارے پاس

آتا ہوں اور تمہیں کئی مہینوں سے پکار رہا ہوں میرا تم سے یہی سوال ہے کہ تم میرے لئے دعا کرو۔ کیا تم میری پکار سن رہے ہو یا نہیں۔ حضرت امام اعظمؒ نے اس شخص کی یہ حالت دیکھ کر فرمایا۔

ھل اجابوا لك قال لا فقال سحقا لك و تربت یداك كیف تكلم اجساداً لا یستطیعون جواباً و لا یملكون شیئاً ولا یسمعون صوتاً وقرأ وما انت بمسمع من فی القبور۔ (صیانۃ الانسان مطبع احمدی ۱۳۰۲ھ ص۱۴۷)	کیا ان قبر والوں نے تجھے کچھ جواب دیا ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ پس آپ نے فرمایا پھٹکار پڑے تجھ پر اور تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں تو ایسے جسدوں سے کلام کرتا ہے جو جواب دینے کی طاقت نہیں رکھتے اور نہ وہ کسی چیز پر قدرت رکھتے ہیں اور نہ وہ آواز سن سکتے ہیں اس کے بعد آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی اے میرے نبی! آپ ان کو نہیں سنا سکتے جو قبروں میں موجود ہیں۔

دیکھئے حضرت امام اعظمؒ نے کس طرح اُسے قبروں کی امداد سے روکا اور ساتھ ہی اس پر مدلل جواب دیا کہ یہ مُردے نہ جواب کی طاقت رکھتے ہیں اور نہ کسی کی حاجت روائی کر سکتے ہیں اور نہ یہ مُردے کسی کی پکار سن سکتے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ امام اعظمؒ کا اس مسئلہ میں یہی عقیدہ اور مسلک ہے

اس مسئلہ کی مکمل بحث کے لئے عینی شرح ہدایہ۔ کتاب کفایہ، نہر الفائق شرح مقاصد، ابکار الافکار، فتح القدیر شرح ہدایہ۔ شرح مواقف، فصول فی علم الاصول، نظم الدلائل، عنایہ دیکھیں آپ کو ان کتابوں سے اس مسئلہ کے بارے میں حضرت امام اعظمؒ کا مسلک واضح ہو جائے گا۔

مردوں کے حق میں یہ عقیدہ رکھنا کہ وہ ہماری پکار سنتے ہیں، اور ہماری حاجتیں پوری کرنے پر قدرت رکھتے ہیں اور انہیں ہمارے حالات کی خبر ہوتی ہے۔ شرح مواقف میں لکھا ہے کہ ایسا عقیدہ معتزلہ کے صالحیہ فرقے کا ہے۔

الصالحیہ اصحاب الصالحی ومنہم انہم جوزوا قیام العلم والقدرۃ والارادۃ والسمع و البصر بالمیت۔	فرقہ صالحیہ جو صالحی معتزلی کی طرف منسوب ہے ان کا مذہب ہے کہ مردہ علم اور قدرت اور ارادت اور سننے اور دیکھنے کی قوت رکھتا ہے۔

(صیانۃ الانسان ص ۱۴۷)

اللہ تعالیٰ پر کسی کا حق ثابت کر کے بات منوانا

بعض لوگوں کا عقیدہ ہے کہ اولیاء کرام اللہ تعالیٰ پر حق رکھتے ہیں جو بات چاہیں منوا سکتے ہیں۔ اور اگر اللہ تعالیٰ کو اُن کا واسطہ دیا جائے تو اللہ تعالیٰ اس واسطہ کو ہٹا نہیں سکتے۔ امام اعظمؒ اُن کے رد میں فرماتے ہیں۔

نقل ابو الحسن القدوری فی شرح کتاب الکرخی قال بشر بن الولید سمعت ابا یوسف یقول قال ابوحنیفة لاینبغی لاحد ان یدعو اللہ الا بہ و اکرہ ان یقول بحق فلان وفی شرح التنویر وعللوا ذالک لانہ لاحق للمخلوق علی الخالق۔

علامہ ابوالحسن قدوری امام اعظمؒ کا قول نقل کرتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کسی کو لائق نہیں ہے کہ اللہ تعالےٰ کو کسی مخلوق کا واسطہ دے کر پکارا جائے اور میں پسند نہیں کرتا کہ کوئی ایسا کہے کہ فلاں کے حق کے ذریعے میری دعا پوری کر۔ شرح تنویر میں ہے کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ خالق پر کسی مخلوق کا جبریہ حق نہیں ہے۔

(الاشفیۃ الرحمانیہ مطبوعہ مصر ص۱۰۱)

اس کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے کوئی زبردستی بات نہیں منوا سکتا اور نہ وہ کسی کے کہنے سے مجبور ہو جاتا ہے۔ جو کام کرتا ہے اپنی مرضی کے مطابق کرتا ہے۔ تمام مخلوق کی مرضی اس کے تابع ہے اور اس کی مرضی کسی کے تابع نہیں۔ بعض دعاؤں میں جو بحق فلاں آیا ہے محققین نے اس کے معنے بحرمت فلاں کئے ہیں۔ لفظ بحق فلاں چوں کہ موہم الی الشرک تھا۔ حضرت امام اعظمؒ نے سداً للباب اس سے منع کر دیا ہے تاکہ وسیلہ جبریہ کی نفی ہو جائے۔ دوسرا نفس وسیلہ ہیں اگر وسیلہ جبریہ کا قائل نہ ہو تو وہ جائز ہے اور لفظ بحرمۃ فلاں کو محبت اولیاء پر اور محبت اولیاء

کو عمل صالح پر محمول کر کے بعض محققین نے اس میں جواز کی صورت نکالی ہے اور یہی اعتدال کی راہ ہے۔

آخرت میں استعانتِ الٰہی کے دو واقعے

(۱) حضرت امام اعظمؒ اپنی سند کے ساتھ ایک حدیث روایت کرتے ہیں جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک شخص نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ جب تمام مسلمان دوزخ سے نکل جائیں گے تو توحید والوں میں سے کوئی جہنّم میں باقی بھی بچ جائے گا یا نہیں؟ آپؐ نے فرمایا ہاں ایک بڑا گنہ گار جہنّم کی وادی میں بچ رہے گا جو وہاں یا حنّان یا منّان پکارتا رہے گا حتیٰ کہ اس کی آواز کو حضرت جبریلؑ سُن لیں گے اور اس کی آواز سے تعجّب کریں گے آخر جبریل علیہ السلام کی شفاعت سے اُسے باہر نکالا جائے گا۔ اللہ تعالےٰ اس گنہ گار سے پوچھیں گے کہ تو نے فلاں فلاں گناہ کیا تھا؟ وہ بندہ اقرار کرتا جائے گا کہ ہاں میں بڑا بدکار ہوں اور بڑا ہی مُجرم ہوں۔

لم اقطع رجائی عنك	لیکن میں نے اپنی اُمید کو آپ کی
یارب دعوتك بالحنان	رحمت سے قطع نہیں کیا اور آپ
المنان فاخرجتنی بفضلك	کو برابر حنان منان کے نام سے پکارتا
فارحمنی برحمتك ۔	رہا ہوں۔ اے میرے مہربان جس طرح

تو نے مجھے جہنّم سے نکال کر اس جگہ کھڑا کر دیا ہے۔ اسی طرح تو اپنی رحمت سے مجھے بخش دے۔

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اے فرشتو! تم اس بات کے گواہ ہو جاؤ کہ میں نے اسے بخش دیا۔ (جامع المسانید الامام الاعظمؒ ص ۱۳۱ ج ۱ مطبوعہ دکن)

دیکھئے اللہ تعالیٰ نے اُسے یا حنان منان پکارنے کی برکت سے بخش دیا کیوں کہ یہ اس کا عقیدہ تھا کہ اس خطرناک مصیبت سے اللہ تعالیٰ کے سوا کون بچانے والا ہے اور اس کا خاتمہ توحید پہ ہوا تھا۔ اس حدیث سے آپ اندازہ لگائیں توحید میں صحت عقیدہ کتنی قیمتی چیز ہے کہ جہنّم سے بڑے بڑے بدکاروں کو اس کی وجہ سے آخر نجات مل جائے گی۔

(۲) حضرت امام اعظمؒ اپنی سند کے ساتھ ایک دوسری حدیث میں روایت کرتے ہیں کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب گنہ گار صحیح العقیدہ جہنّم سے نکل کر جنّت میں داخل ہوں گے تو جنتی لوگ انہیں جہنمیوں کے نام سے پکاریں گے۔ اس نام سے انہیں بڑی شرمساری اور قلبی گرانی ہو گی۔ آپؐ فرماتے ہیں:۔

فیستغیثون الی اللہ ممّا یسمیھم اھل الجنۃ الجھنمیین۔ (جامع المسانید ص ۱۳۲ ج ۱)	تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس بارے میں فریاد کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ان سے اس نام کا داغ دُور فرما دیں گے۔

دیکھئے جنت میں اولیاء اور صلحا اور انبیاء علیہم السلام موجود ہوں گے لیکن وہ چوں کہ اہل توحید تھے اپنی اس ادنیٰ تکلیف کے لئے بھی اللہ تعالیٰ سے درخواست کریں گے یہ ثبوت اس جہان کا ہے جہاں حق اور باطل بالکل

علیحدہ ہو جائیں گے اور تمام اختلافوں کی حقیقت کھل کر سامنے آجائے گی۔

خطبۂ نبوی میں استعانت باللہ کی تعلیم

حضرت امام اعظمؒ اپنی صحیح سند کے ساتھ خطبۂ نبویؐ کی روایت کرتے ہیں کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ میں یہ الفاظ پڑھتے تھے الحمد للہ نحمدہٗ ونستعینہٗ (ترجمہ) تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے واسطے ہیں۔ ہم اس ذات کی حمد کرتے ہیں اور اس ذات سے مدد طلب کرتے ہیں (عقود الجواہر المنیفہ ص۱۴۹ ج ۱) اس خطبہ سے مقصود یہی تھا کہ حمد وثنا کے ساتھ سامعین کی عقیدۃً اصلاح ہوتی رہے اور ہر خطیب اور واعظ کا واعظ میں تبلیغی شعار بن جائے۔ لیکن یہ حالت ہے کہ تاجران وعظ اپنی تقریروں کے شروع میں تو یہی خطبہ پڑھتے ہیں لیکن تقریروں میں غیر اللہ کو حاجت روا بنانے کے دلائل پیش کرتے ہیں جیسے بعض مسلمان نماز میں تو ایاک نعبد وایاک نستعین پڑھتے ہیں لیکن سلام پھیر کر مدد کن یا معین الدین چشتیؒ کے وظائف پڑھتے ہیں۔ کیا یہ اللہ تعالیٰ سے دھوکہ بازی نہیں ہے کہ اقرار تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کرتے ہیں اور پکارتے دوسروں کو ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے سوا دوسروں کو پکارنے والوں کی مطلب برآری کا راز

آپ نے دیکھا ہے کہ بعض بے دین لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کی

دنیوی راحتیں دے رکھی ہیں اور بڑے بڑے بے دین لوگوں کی دعائیں بھی منظور ہو جاتی ہیں آخر اس کی کیا وجہ ہے؟ حضرت امام اعظمؒ فرماتے ہیں:۔

ان اللّٰہ تعالیٰ یقضی حاجات اعدائہ استدراجاً لھم و عقوبۃً لھم فیغترون بہ ویزدادون طغیاناً وکفرا۔ (شرح فقہ اکبر ص۹۵)	اللہ تعالیٰ اپنے دشمنوں کی حاجتوں کو پورا کرتا ہے محض ان کو ڈھیل اور سزا دینے کے لئے مگر وہ لوگ اور زیادہ مغرور ہو کر سرکشی اور کفر پہ آمادہ ہو جاتے ہیں۔

علامہ قاریؒ اس کی شرح میں فرماتے ہیں جیسے شیطان نے گمراہی پھیلانے کے لئے اللہ تعالیٰ سے مہلت مانگی تھی اس کو قیامت تک اجازت مل گئی اور فرعون کو دنیا کی ہر طرح کی راحتیں میسّر تھیں اللہ تعالیٰ کی اس میں یہ حکمتیں ہیں کہ جب وہ بدکاری کی حالت میں کوئی چیز مانگے گا اور اُسے وہ چیز مل جائے تو وہ سمجھنے لگے گا کہ دیکھئے اگر اللہ تعالیٰ میرے ان کرتوتوں پہ ناراض ہوتا تو میرا یہ مطلب پورا نہ کرتا، یا مجھے ایسے سامان نہ دیتا۔ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک قدر ہے۔ اس دھوکے میں پڑ کر گناہ زیادہ کرتا ہے اور مرنے کے بعد بڑے بڑے عذابوں میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ اسے استدراج عملی کہتے ہیں۔ دوسرا استدراج اعتقادی ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ ایک بدعقیدہ انسان جب کسی پیر یا درخت کے آگے جھک کر دعا مانگتا ہے تو بعض دفعہ اس کی دعا پوری ہو جاتی ہے اس سے وہ سمجھنے لگتا ہے کہ میری حاجت اس

درخت یا قبر نے پوری کر دی ہے۔ اس بات پر اس کا پختہ عقیدہ ہو جاتا ہے اب اس میں کیا راز ہے کہ درخت یا قبر نے اُن کی کس طرح حاجت روائی کر دی۔ علامہ .... اپنی مشہور کتاب مجالس الابرار میں فرماتے ہیں۔

اذا سمع احد ان قبر فلان ترياق مجرب يميل اليه فيذهب فيه ويدعو اعنده بحرقة وذلة و انكسار فيجيب الله تعالى دعوته لما قام بقلبه من الذلة والانكسار لا لاجل القبر فانه لو دعا كذلك في الحانة والحمامة والسوق لاجابه فيظن الجاهل ان للقبر تاثيراً في الاجابة تلك الدعوة ولا يعلمان الله يجيب دعوة المضطر ولو كان كافر فليس كل من اجاب الله دعاءه يكون راضياً عنه ولا محباله ولا راضيا بفعله فانه يجيب

جب کوئی بد عقیدہ سنتا ہے کہ فلاں قبر حاجت برآری میں مجرّب ہے تو اس کی طرف توجہ کرتا ہے اور اس کے پاس جا کر اس سے ذلت اور انکساری سے دعا مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی انکساری اور عاجزی کی وجہ سے اس کی تکلیف دُور کرتا ہے۔ یہ اجابت قبر کی وجہ سے نہیں ہوتی اگر کوئی انسان ایسی حالت میں دکان یا حمام اور بازار میں بھی دعا مانگے تو اس کی دعا پوری ہو جائے گی اجابتِ دعا کے بعد جاہل سمجھتا ہے کہ تکلیف کے رفع کے لئے اسی قبر میں تاثیر ہے اور یہ راز نہیں سمجھتا کہ اللہ تعالیٰ حالتِ اضطراری اور بے کسی کی وجہ سے دُعاء

دعاء البر والفاجر والکافر (مجالس الابرار ص ۳۱) قبول کر لیتے ہیں اگرچہ پکارنے والا کافر کیوں نہ ہو اور یہ بھی نہیں ہے کہ جس کی دعا منظور کرتے ہیں اس سے راضی ہوں یا اس سے محبت کرتے ہوں یا اُس کے اس فعل سے راضی ہوں کیوں کہ اللہ تعالیٰ نیک و بد، کافر اور فاجر سب کی دعاء منظور فرماتے ہیں۔

اس کا خلاصہ یہ ہے کہ تمام مشکلیں تو اللہ تعالیٰ دُور کرتے ہیں کیوں کہ تمام مخلوق کا نظام ان کے ذمہ ہے۔ خواہ کوئی بد عقیدہ انسان اللہ تعالیٰ کے اس تصرف کو غیر کی طرف نسبت کرے یا اللہ تعالیٰ کی طرف۔ اور باعثِ اجابت اس کی حالتِ اضطراری ہوتی ہے جیسے ایک اندھا معصوم بچہ کسی دوسری عورت کو ماں سمجھ کر اس کی گود میں چلا جائے اور اس کی گود میں دودھ کے لئے رو رہا ہو۔ لیکن دودھ تو ماں ہی پلائے گی اور پرورش بھی وہی کرے گی۔ یا جیسے ایک اندھا سائل کسی سخی کے مکان کے پچھلی طرف سے اپنی حاجت کے لئے روتا چلاّنا شروع کر دے۔ سخی اندر سے سن کر باہر آئے اور اس کی مصیبت دیکھ کر اُسے کچھ دے دے۔ وہ سوچے گا یہ اندھا ہے میرے دروازے پر نہیں آیا۔ لیکن ہے تو مصیبت زدہ۔ وہ اس پر ترس کھا کر اس کی امداد کر دے گا۔ اسی طرح جب کوئی آدمی قبر یا درخت کے آگے اپنی فریاد سُناتا ہے تو اللہ تعالیٰ تو اس کی حالت کو دیکھ رہے ہوتے ہیں کہ یہ سائل تو اندھا ہے کہ مجھے چھوڑ کر قبر کے آگے فریاد کر رہا ہے اب قبر والا تو اس کی امداد نہیں کر سکتا لیکن میں تو اس کی حالت سے واقف ہوں

اللہ تعالےٰ اس کی حالت پر ترس کھاکر اس کی مصیبت دُور کر دیتے ہیں سُبحان اللہ کیا شان ہے اُس کی کرم نوازی کی کہ پکارے غیروں کو اور جوشِ رحمتِ الٰہی کو آجائے۔ ؎

مومن و کافر کی کچھ نہیں تخصیص
ہر ایک کی بگڑی بات بنا دیتے ہیں

نذر لغیر اللہ میں امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

حضرت امام اعظمؒ اپنی سند کے ساتھ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلّم سے حدیث بیان کرتے ہیں، آپ فرماتے ہیں :۔

لَا نَذْرَ فِی مَعْصِیَۃٍ۔ گناہ کے کاموں میں نذر ماننا درست نہیں۔

(عقود الجواہر المنیفہ ج ۱ ص ۱۹۱)

اب اس کی تشریح ائمہ احناف کی کتابوں سے سُنیئے جس میں اس نذر کے گور پرست گرفتار ہیں۔ بحر الرائق شرح کنز الدقائق جو فقہ احناف کی ایک معتبر اور مستند کتاب ہے اس میں لکھا ہے :۔

وما النذر الذی ینذرہ	عوام لوگوں کی نذریں جو آجکل مشاہدے
اکثر العوام ماھو مشاھد	میں آرہی ہیں جیسے کسی کا کوئی گم ہو جائے
کان یکون لانسان غائب	یا بیمار ہو جائے یا اسے کوئی سخت مشکل
اومریض اولہ حاجۃ	پیش آجائے وہ بزرگوں کے مزار پر
ضروریۃ فیاتی فی بعض	جا کر قبر کا غلاف سر پر رکھ کر صاحب

مزارات الصلحاء فجعل
سترة على راسه ويقول
يا سيدى فلان ان رد
غائبى او عوفى مريضى او
قضيت حاجتى فلك من
الذهب كذا او من الفضة
كذا او من الطعام كذا او
من الماء كذا او من الشمع
كذا او من الزيت كذا
فهذا النذر باطل بالاجماع
لوجوه منها انه نذر للمخلوق
والنذر للمخلوق لا يجوز
لانه عبادة والعبادة لا
تكون لمخلوق ومنها ان
المنذور له ميت والميت
لايملك ومنها ان ظن ان
الميت يتصرف فى الامور
دون الله واعتقاده به
ذلك كفر۔

مزار کو پکارے کہ اے میرے سردار
اگر وہ میرا گم شدہ واپس آجائے یا
میرے بیمار کو شفا ہو جائے یا میری فلاں
مشکل دُور ہو جائے تو میں آپ کے نام
پر اس قدر سونا چاندی یا کھانا یا پانی یا
روشنی کے لئے تیل وغیرہ دُوں گا۔ پس یہ
منّت تمام علماء کے اتفاق سے حرام ہے
اس کی حرمت کی چند وجوہات ہیں ایک
یہ ہے کہ وہ مخلوق کی نذر ہے اور نذر
مخلوق کے لئے جائز نہیں ہوتی کیوں کہ
نذر عبادت ہے اور عبادت مخلوق
کے لئے جائز نہیں ہوتی دوسری
وجہ یہ ہے کہ جس کے نام کی منّت
مانی گئی ہے وہ فوت شدہ ولی ہے
مرنے کے بعد کسی کو کچھ اختیار نہیں
ہوتا تیسری وجہ یہ ہے کہ اگر فوت شدہ
ولی کو اللہ کے کاموں میں تصرف کرنے
والا سمجھتا ہے تو ایسا اعتقاد رکھنا
کفر ہے (مائۃ مسائل صـ۸۴)

درگاہِ بے نیاز میں اے درد کیا نہیں
دستِ سوال جانبِ خالق اُٹھا کے دیکھ

یہ ایسی معتبر اور مستند تحقیق ہے کہ فقہ کی اکثر بڑی بڑی کتابوں میں مذکور ہے اس تحقیق کے بعد کیا مسلکِ احناف اجازت دیتا ہے کہ ایسی نذروں کو جائز کہا جائے اور اس کی آمد شدہ نیازوں کو حلال سمجھا جائے لیکن اس دور میں ہزاروں گدی نشین اس حرام آمد کے سہارے زندگی بسر کر رہے ہیں اور لاکھوں عوام اس نذرِ معصیت میں اپنی بدعقیدگی کی وجہ سے تباہ ہو رہے ہیں۔ پھر اس پر ظلم دیکھئے کہ یہ پیر اور مرید دونوں حنفی کہلاتے ہیں اور جو اس حرام فعل سے منع کرے اُسے بے ایمان وہابی کہتے ہیں۔

خرد کا نام جنوں رکھ دیا جنوں کا خرد
جو چاہے آپ کا حُسنِ کرشمہ ساز کرے

توحید میں امام اعظمؒ سے مختلف بیانات

عقیدۂ توحید سمجھنے کی کوشش کرو

حضرت امام اعظمؒ اپنی کتاب فقہ اکبر میں فرماتے ہیں جب کسی انسان پر علم توحید (یعنی ذات و صفاتِ باری تعالیٰ) میں سے کسی مسئلہ پر دشواری پیش آجائے اور اس سے فیصلہ نہ ہو سکے تو اس بارے میں اُسے یوں کہنا چاہیئے کہ جو کچھ عند اللہ صحیح اور درست ہے اس پر میرا اعتقاد ہے یہاں تک

کہ جب کوئی عالم اسے مل جائے تو اس سے دریافت کرلے۔ اور یہ جائز نہیں کہ وہ اس مشکل کا تلاش کرنے میں تاخیر کرے بلکہ تلاش میں لگا رہے اور اس کو اس بارے میں توقف کرنے سے معذور نہیں سمجھا جائے گا۔ اور اگر اُس نے اس بارے توقف کیا تو اس کی تکفیر کی جائے گی۔"

(البیان الازہر ترجمہ فقہ اکبر ص۴۷)

اس سے معلوم ہوا کہ ہر مسلمان پر عقائد کی ضروری باتیں سیکھنا فرض ہے۔ جب تک اس کی تکمیل نہیں کرے گا مسلمان کہلانے کا مستحق نہیں ہے علامہ حجۃ الاسلام امام غزالیؒ اپنے رسالہ قواعد العقائد میں فرماتے ہیں:۔

ان النطق بما امروا به من قول لا اله الا الله محمد رسول الله ليس له حاصل وحصول ما لم يتحققوا بما تتضمنه الكلمة من اثبات الاله الواحد وصفاته وافعاله ورسالة نبيه من العقائد۔	کلمہ لا الہ جس کا ہمیں حکم دیا گیا ہے اسے صرف زبان سے کہہ لینے سے کچھ حاصل نہیں ہے جب تک ہم اس ذات کی الوہیت اور صفات اور افعال اور اس کے نبیؐ کی رسالت کی حقیقت نہ معلوم کریں۔

(احیاء العلوم ص۲۶ ج)

اس سے معلوم ہوا کہ جب تک کلمہ کے معنے نہ سیکھے اور عقائد کی ضروری باتیں معلوم نہ کرے مسلمان نہیں ہو سکتا۔ یہ مسئلہ تعلیم الاسلام حصہ دوم ص۵ میں

بھی موجود ہے لیکن اس دور میں مسلمانوں کی یہ حالت ہے کہ نام تو شمس الدین (دین کا سورج) رکھتے ہیں لیکن کلمہ تک صحیح تلفظ سے پڑھنا نہیں آتا۔ جس آسمان پر ایسے سورج طلوع ہونے لگیں اس کے نیچے جو روشنی ہو اُس کو خود قیاس کر لیں ؎

نہ صورت نہ سیرت نہ خال و خط
کہ محبوب نامش نہادہ ند غلط!

قولی، مالی اور بدنی عبادتیں سب اللہ کے لئے ہیں!

حضرت امام اعظمؒ اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب تم تشہد میں بیٹھو تو یہ پڑھا کرو۔

التحیات للہ والصلوات والطیبات، الخ	تمام تحیات اور تمام صلوٰتیں اور تمام طیبات اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں۔

(عقود الجواہر المنیفہ ص ۶۹ ج ۱)

یہ وہ التحیات ہے جسے ہم روزانہ متعدد بار نمازوں میں پڑھتے ہیں۔ آپ کو معلوم ہے کہ اس جملے کا مطلب کیا ہے۔ علامہ حسن بن علی الشرنبلالی الحنفیؒ فقہ کی مستند کتاب مراقی الفلاح شرح نور الایضاح میں اس کے معنی لکھتے ہیں:۔

التحیات جمع تحیۃ و المراد ھنا اعز الالفاظ التی	التحیات جمع تحیہ کی ہے اس سے مراد وہ اعلیٰ الفاظ ہیں جو اللہ تعالےٰ

تدل علی الملك والعظمة	کی شاہی اور عظمت پر دلالت کرتے
وکل عبادة قولیة لله	ہیں اور ہر قولی عبادت اللہ تعالیٰ کے
تعالیٰ والمراد بالصلوات	لئے ہے صلوٰت سے مراد اس
هنا العبادات البدنیة	جگہ بدنی عبادت اور طیبات سے
ونحوها والطیبات العبادات	مراد مالی عبادت ہے۔
المالیة لله تعالیٰ۔	(مراقی الفلاح شرح نور الایضاح ص۲۷)

اس کا خلاصہ یہ ہے کہ زبانی عبادتیں جیسے دعا مانگنا، کسی مصیبت میں دُور یا نزدیک سے پکارنا۔ بدنی عبادتیں جیسے نماز پڑھنا روزہ رکھنا کسی قبر وغیرہ کے آگے سجدہ نہ کرنا۔ مالی عبادتیں جیسے زکوٰۃ دینا، غیر اللہ کی منت نہ ماننا۔ مثلاً فلاں جانور فلاں بزرگ کے نام پر ذبح کروں گا ان سب باتوں کا ہر مسلمان کو اپنی ہر نماز میں اقرار کرنا پڑتا ہے۔ لیکن آپ نے اس دَور میں دیکھا ہے کہ بعض لوگ نماز میں تو یہ الفاظ پڑھتے ہیں لیکن التحیات کے بعد سلام پھیر کر یا شیخ عبد القادر اغثنی یا پیر فلاں مدد کن وغیرہ کے وظائف پڑھتے ہیں۔ بدنی عبادت کا یہ حال ہے کہ نماز کے مقابلے میں صلوٰۃ غوثیہ پڑھتے ہیں۔ یعنی دوگانہ پڑھ کر بغداد شریف کی طرف گیارہ قدم چلتے ہیں اور ہر ہر قدم پر شیخ عبد القادر جیلانیؒ کو پکارتے ہیں۔ اور یا حضرت علیؓ کے روزے رکھتے ہیں۔ مالی عبادت کا یہ حال ہے کہ زکوٰۃ کی بجائے پیر کا چالیسواں حصہ نکالتے ہیں۔ عشر کی بجائے حضرت حقانی کا لوٹا بھر کر ڈھیری پر رکھ دیتے ہیں۔ یا ڈھیری سے ایک معین حصہ نکالتے ہیں۔ منت

جو مالی عبادت ہے بزرگوں کے نام کی منت مان کر ان کے مزاروں پر جانور ذبح کرتے ہیں اور مزاروں پر رکھی ہوئی زیارت "ٹیکس" کے صندوقوں میں رقمیں ڈالتے ہیں، ان کے نام کی مٹھائیاں تقسیم کرتے ہیں۔ پیروں کے چراغوں میں تیل ڈالتے ہیں، مزاروں پر غلاف چڑھاتے ہیں۔ ان افعال کے باوجود اگر آپ ان سے پوچھیں آپ کا مذہب کیا ہے؟ تو فوراً کہہ دیں گے ہم پکے حنفی اہل سُنّت والجماعت ہیں اور نماز کے التحیات میں کیا پڑھتے ہیں تو جواب دیں گے التحیّات للہ والصلوٰت والطیّبات الخ اب آپ نماز کے التحیّات کے ساتھ جو عملی غداری کرتے ہیں اس کے اُخروی نتائج خود سوچ لیں۔ ؎

آپ ہی اپنے ذرا جور و ستم کو دیکھو
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

حضرت امام اعظمؒ کے پُرحکمت ارشادات

اب میں آخر میں حضرت امام اعظمؒ کی چند وصیتیں اور اقوال درج کرتا ہوں ہر حنفی کو مناسب ہے کہ ان پر عمل کر کے اپنی سچی حنفیت کا ثبوت دے۔ ؎

زنہار ازاں قوم نباشی کہ فریبند
حق را بسجودے و نبی را بہ درودے

۱۔ حضرت امام اعظمؒ فرماتے ہیں جو صحیح حدیث ہے وہی میرا مذہب ہے

آپ شاگردوں سے سخت تاکید فرماتے ہیں کہ میری ہر بات پر عمل نہ کریں جب تک یہ اچھی طرح دریافت نہ کرلیں کہ میں نے یہ مسئلہ کہاں سے اخذ کیا ہے۔

۲۔ آپ فرماتے ہیں واعظین علماء جنہوں نے وعظ گوئی کا پیشہ اس لئے اختیار کیا ہے کہ عوام کا مال ہڑپ کریں ان کی مثال مکڑی (ٹڈی) کی ہے جو کھیتوں کو برباد کرتی ہے۔

۳۔ آپ فرماتے ہیں سب سے زیادہ معزز اس دنیا میں پرہیز گار عالم ہے

۴۔ آپ فرماتے ہیں اگر کوئی عبادت کرتے کرتے لکڑی کی مانند ہوجائے اور یہ پرواہ نہ کرے کہ اس کے پیٹ میں حلال غذا جارہی ہے یا حرام تو اس کی عبادت سے ذرہ بھر حصہ بھی معقبول نہیں ہے۔

۵۔ آپ فرماتے ہیں اگر تم اپنی دعاؤں میں استجابت چاہتے ہو تو کھانا تھوڑا کھاؤ، کیونکہ زیادہ کھانے سے عقل ٹھکانے نہیں رہتی۔

۶۔ آپ فرماتے ہیں جس نے علم دنیا کمانے کی خاطر حاصل کیا تو وہ اس کی برکت سے محروم ہوجائے گا اور علم اس کے دل میں ٹھکانا نہیں پکڑے گا اور نہ اس کا علم دوسروں کے لئے مفید ہوگا۔ جس نے علم کو صرف دین کے لئے حاصل کیا وہ اس کے دل میں جگہ بھی پکڑے گا اور ہزاروں لوگ اس کے علم سے فائدہ بھی اٹھائیں گے۔

۷۔ حضرت امام اعظمؒ سے کسی نے حضرت علیؓ اور حضرت معاویہؓ کے

اختلاف کے بارے میں سوال کیا۔ آپ نے فرمایا میں ڈرتا ہوں کہ ایسی چیز میں گفتگو کروں جس کی قیامت میں پرسش نہیں ہے۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا تمہیں ایسی باتوں پر عمل کرنا چاہیئے جن کے بارے میں تمہیں دربارِ خداوندی میں جواب دینا پڑے گا۔ دیکھئے آپ نے اس سوال کا کتنا بہترین جواب دیا ہے۔ آج اس زمانے میں اس سوال پر بڑی بڑی بحثیں ہوتی ہیں۔ حنفیوں کو چاہیئے کہ حضرت امام اعظمؒ کے فیصلے پر عمل کریں۔ ورنہ خطرناک ہلاکت میں گرفتار ہو جاؤ گے۔ ؎

خطائے بزرگاں گرفتن خطاست

۸۔ آپ فرماتے ہیں دین کے مسائل مجھ سے اس حالت میں نہ پوچھا کریں جب کہ میں راستہ چل رہا ہوں یا لوگوں سے گفتگو کر رہا ہوں یا سویا یا لیٹا ہوں، کیوں کہ ان سب حالتوں میں انسان کی عقل جمع نہیں ہوتی۔

۹۔ آپ فرماتے ہیں اگر دین کے سچے عالم اللہ کے ولی نہیں ہیں تو پھر کوئی بھی ولی نہیں ہو سکتا۔ آپ کے اس قول سے علماءِ ربانی کا مقام معلوم کریں۔

۱۰۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں ہر نماز کے بعد اپنے استادوں اور شاگردوں کے لئے دعا مانگتا ہوں۔

۱۱۔ آپ فرماتے ہیں بے ریش لڑکوں کی صحبت سے بچو کیوں کہ وہ ایک بڑا فتنہ ہیں۔

خاتمہ اور آپ کی بخشش

حضرت جعفر بن الحسنؒ ابو عمر کے شیخ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابو حنیفہؒ کو خواب میں دیکھا تو ان سے دریافت کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا ہے۔ آپ نے جواب دیا مجھے بخش دیا ہے۔ میں نے کہا علم کے طفیل؟ آپ نے فرمایا علم تو عالم کے لئے ایک بڑی ذمہ داری کی چیز ہے۔ میں نے کہا پھر کس وجہ سے آپ کی بخشش ہو گئی۔ آپ نے جواب دیا لوگوں کی ان ناحق نکتہ چینیوں کے عوض جو وہ مجھ پر کیا کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ جانتا تھا کہ وہ باتیں مجھ میں نہ تھیں۔ (جامع بیان العلم ص ۱۶۷ ج ۲) یعنی ان پر صبر کرنے کے اجر میں نجات ہو گئی۔

حضرت امام اعظمؒ کے یہ پُر حکمت ارشادات کتاب الاشباہ والنظائر خیرات الحسان فی سیرۃ النعمان لابن حجر مکیؒ، طبقات الکبریٰ للشعرانیؒ اور اور فتاوے شامی سے نقل کئے ہیں۔ اس رسالے کے تمام حوالوں کو محقق کتابوں سے نقل کیا گیا ہے تاکہ ہر حنفی پر عقائد میں حجت ہو سکیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اپنے فضل وکرم سے اسے قبول فرمائیں اور میرے لئے نجاتِ آخرت کا سبب بنائیں۔

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَ

صَحْبِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ

دَائِمًا اَبَدًا اَبَدًا ؕ

تصانیف حضرت علامہ شاہ ابوالخیر اسدی

تعلیم الحیوان اس میں اہل بدعت اور حیوانوں کے عقیدے کا مقابلہ کیا گیا ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے۔ بدعت خور مولویوں سے یہ حیوان بھی اچھے پڑھنے کے بعد انصاف سے بتلائیں کہ حیوان اچھے ہیں یا انسان۔

تعلیم بریلویت مولانا احمد رضا خاں بریلویؒ کا صحیح مسلک اس میں بتایا گیا ہے کہ سچے بریلوی کون ہیں اور جھوٹے کون ہیں۔ دیوبندیوں اور بریلویوں کے درمیان اختلافی مسائل کو ختم کرنے کیلئے ۳۲ موضوعات پر لاجواب رسالہ ہے۔

تعزیہ نواز قوم سے خطاب بدعات محرم میں علما شیعہ کا فتویٰ یعنی اصلاح کرنے والے مجموعہ۔ ڈھول نکالنا تعزیہ اور امام باڑہ بنانا بدعت ہے اور محرم کے متعلق مولانا احمد رضا خاں بریلویؒ کا فتویٰ بھی درج ہے۔

شرکیہ اثرات کا حمل اس رسالہ میں بتایا گیا ہے کہ شرک کرتے کرتے انسان کی عقل جب حاملہ ہو جاتی ہے تو پھر اس کے وجود سے کون سے اثرات جنم لیتے ہیں تاریخی شواہد اور مستند دلائل کے ساتھ فلسفۂ شرک کی تشریح کی گئی ہے۔ ایسی تحقیق آپ نے پہلے کبھی نہ سنی ہوگی۔ اس سے مستفید ہونے کی ضرور کوشش کریں۔

مکتبہ اعلیٰ محلہ سادات بیرون دہلی گیٹ ملتان۔

تصانیف حضرت مولانا علامہ محمد ابو الخیر صاحب اسدی

یہ تمام رسالے زیادہ سے زیادہ تعداد میں خرید کر اپنے علاقہ میں فروخت یا مفت تقسیم کرنے والوں کے لئے خاص رعایت ہے۔ جوابی خط بھیج کر معلومات حاصل کریں

میراث میں عدل	۲/۲۵	سوشلسٹ علماء کا کردار	۲/۲۰
مدنی نماز	۲/۲۵	سوشلزم کے ملحدانہ عزائم	۱/۱۰
گنج الوزارت، لاجواب نظمیں	۱/۵۰	اسلام کے خلاف روس کی دریدہ دہنی	۱/-
سلب الایمان	۲/۲۵	مشرکیہ اشرات کا حمل	۳/۴۰
تحریف الاذان	۲/۲۵	شجرۃ التوحید	۲/۲۵
دینی اداروں کے چندے	۱/-	ناسوتی فرشتے	۱/۲۵
تفہیم النبوۃ	۱/-	تعلیم امام اعظمؒ	۱/۶۰
اسلام میں شادی کی اہمیت	۲/۵۰	تعلیم الحیوان	۱/۶۰
شادی کی جاہلانہ رسمیں	۲/۲۵	تعلیم بریلویت	۱/۱۲
بنوتہ بازی اور اس کا شرعی حکم	۱/۱۲	برزخی حیات کا دنیا سے تعلق	۱/۷۵
ہیجڑوں کا پیشہ اور اس کا شرعی حکم	-/۷۵	کھیل تماشوں کے وحشی ڈرامے	۱/۲۰
رقص و سرود	۱/۷۵	معاشرے کے کالے چور	۱/۷۰
مسخ الاشکال	۱/۷۵	اصلی گیارہویں شریف	۱/۱۲
تعزیہ نواز قوم سے خطاب	-/۳۵	مُلاجی کا مردہ ٹیکس	۱/۶۰
نسیم الحدیث	-/۵۰	قرآن میں حکومت کا انتخاب	-/۷۰
بیل کا جانور اور قربانی	-/۵۰	عصمت کا کفن	-/۲۵
چشمہ حقانیؒ	-/۷۵	تعمیر اخلاق	-/۱۰
کمیونزم اور مذہب	-/۶۰	ڈاک خرچہ ایک رسالہ ۲۰ پیسے دو پر ۳۰ پیسے	

منگوانے کا پتہ

مکتبہ اعلیٰ تھلہ سادات بیرون دہلی گیٹ ملتان شہر